جلد ۴۳/۸ ۔ ۱۲ ظہور ۱۳۳۳ھ ش ۔ ۱۲ اگست ۱۹۵۴ء ۔ نمبر ۱۲۵

145

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت

محمد آباد ۱۰ اگست (بذریعہ ڈاک) مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل محمد آباد کے دورہ پر ہیں۔ دورہ کے ایام میں گرمی بہت شدید ہو گئی۔ جس کی وجہ سے طبیعت بہت خراب ہو گئی۔ آنکھوں میں بھی دکھنے کی وجہ سے تکلیف ہے۔ گلا بھی خراب ہو گیا ہے۔ گرمی دانوں کی تکلیف بھی ہے۔ زخم کی جگہ جو کراچی میں علاج سے بہت کچھ ٹھیک ہو گئی تھی۔ اس جگہ اور اس کے ارد گرد درد محسوس ہونے لگ گیا ہے۔ اور بعض دفعہ اسی جگہ گلے میں پیچ پڑ جاتا ہے۔ جسے پنجابی میں کڑل کہتے ہیں۔ اس سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

۱۰ اگست۔ طبیعت خراب ہے ضعف ہے پت نکلی ہوئی ہے۔ گردن کے زخم کی جگہ پر درد ہے۔

لاہور میں نمازِ عید

لاہور ۱۱ اگست۔ جماعت احمدیہ کے احباب نے کل عید الاضحی کی نماز حسب سابق منٹو پارک کے سرسبز میدان میں ادا کی۔ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے نماز پڑھائی۔ اور بعدہ روزنامہ الفضل کے عید الاضحی نمبر میں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک پرانا خطبہ پڑھ کر سنایا۔

نماز کے لئے مردوں اور مستورات کے لئے علیحدہ علیحدہ شامیانوں اور فرش وغیرہ کا معقول انتظام تھا۔ علاوہ ازیں اس مرتبہ خاص اہتمام سے پانی کے متعدد نلکے لگوائے گئے تاکہ احباب کو وضو کرنے میں سہولت رہے۔ خدام نے مندرجہ بالا انتظامات کے علاوہ سائیکل سٹینڈ پر سائیکلوں کی حفاظت کا کام بھی نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔

مسٹر ایٹلی کی روسی وزیر اعظم سے ملاقات

ماسکو ۱۱ اگست۔ ماسکو میں برطانوی لیبر لیڈر اور سابق وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ایٹلی کی کل وزیر اعظم روس مسٹر مالنکوف سے ملاقات ہوئی۔ دونوں کی ملاقات آج پھر ہوگی۔ مسٹر ایٹلی کا جو چین جاتے ہوئے ماسکو ٹھہرے ہیں ماسکو میں آج دوسرا دن ہے۔ مسٹر مالنکوف سے مسٹر ایٹلی کی ملاقات ایک ڈنر میں ہوئی۔ جو مالنکوف نے ان کے اعزاز میں دیا تھا۔ آج کی ملاقات بھی ایک ڈنر میں ہی ہوگی۔ جو برطانوی غیر متعینہ روس مسٹر ایٹلی کے اعزاز میں دے رہے ہیں۔ لیبر پارٹی کے ایک سابق وزیر نے مسٹر ایٹلی کے اس دورے کو غیر ذمہ دارانہ بتلایا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس دورے کے لئے یہ وقت غیر مناسب ہے۔

ڈھائی لاکھ مزدوروں کی ہڑتال

بیویریا ۱۱ اگست۔ بیویریا کے دھات کے کارخانوں میں کام کرنے والے ڈھائی لاکھ مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے۔

مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبدالناصر نے پاکستان آنے کی دعوت منظور کر لی

منیٰ میں گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد اور وزیر اعظم مسٹر محمد علی سے کرنل ناصر کی ملاقات

مکہ معظمہ ۱۱ اگست۔ وزیر اعظم مصر کرنل جمال عبدالناصر نے وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کی طرف سے پاکستان آنے کی دعوت منظور کر لی ہے۔ یہ دعوت مسٹر محمد علی نے کل شام کرنل جمال عبدالناصر کو اس وقت دی جب وہ منیٰ میں ان سے ملنے گئے تھے۔ کرنل ناصر کے پاکستان آنے کی تاریخ کا تعین ابھی تک نہیں کیا گیا۔ دونوں کی بات چیت ۴۵ منٹ تک جاری رہی۔ مسٹر محمد علی نے کرنل ناصر کا بڑی گرمجوشی سے استقبال کیا۔ اور محبت سے گلے ملے۔ مسٹر محمد علی کو آج کرنل ناصر سے ملنے جانا تھا۔ کرنل ناصر گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد سے بھی ملے اور باہمی دلچسپی کے امور پر بات چیت کی جس کی بہت سی باتیں صاف ہو گئیں۔ ان دونوں نے اس امر پر اتفاق کیا کہ اسلام اور مسلمانوں کی خاطر مصر اور پاکستان کو ایک دوسرے سے مل کر کام کرنا چاہیئے۔ کل رات منیٰ میں گورنر جنرل نے شاہ مسعود سے بھی ملاقات کی۔ اور ان سے اسلامی ملکوں کے باہمی مفاد کے متعلق بات چیت کی۔ مسٹر غلام محمد اور مسٹر محمد علی آج طواف الوداع کے لئے منیٰ سے مکہ معظمہ جا رہے ہیں۔ جہاں سے وہ ہوائی جہاز میں مدینہ منورہ جائیں گے۔ گورنر جنرل اور وزیر اعظم دونوں کل شام کراچی پہنچنے والے ہیں۔

پاکستان میں مصر کے سفیر عبدالوہاب عزام نے کرنل ناصر کے پاکستان آنے کی دعوت قبول کرنے کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ دورے کے بعد دونوں ملک ایک دوسرے سے پورے خلوص کے ساتھ برتاؤ کرنے لگیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میری خواہش تھی کہ مصری حکومت کا کوئی نمائندہ خود پاکستان آئے اور دیکھے کہ یہاں کے باشندے اپنے مصری بھائیوں سے کتنی محبت کرتے ہیں۔

ہندوستان نے مشروط پر نہری پانی کے متعلق بات چیت میں حصہ لینا منظور کر لیا

نئی دہلی ۱۱ اگست۔ حکومت ہندوستان نے اعلان کیا ہے کہ وہ عالمی بنک کے ساتھ نہری پانی کے جھگڑے کے متعلق بات چیت کرنے کو تیار ہے بشرطیکہ اسے ۱۹۵۲ء کے معاہدہ کی ذمہ داریاں پورا کرنے کے لئے نہ کہا جائے۔ ہندوستان نے ۱۹۵۲ء میں عالمی بنک سے وعدہ کیا تھا۔ کہ جب تک نہری پانی کے جھگڑے کے متعلق بات چیت جاری رہے گی۔ وہ پانی کی رسد کم نہیں کرے گا۔ لیکن ۸ جولائی ۱۹۵۴ء کو اس نے بھاکڑا نہروں میں پانی منتقل کر کے پاکستان کے لئے پانی کی سپلائی کم کر دی۔ حالانکہ عالمی بنک زور دے رہا تھا۔ کہ ابھی بات چیت ختم نہیں ہوئی۔

واشنگٹن میں عالمی بنک کے افسروں نے کہا ہے کہ انہیں بھارتی حکومت کی طرف سے سرکاری طور پر اطلاع ملنے پر بات چیت شروع کرنے کی تاریخ کا تعین کر دیا جائے گا۔ عالمی بنک کی تجویز ہے کہ بات چیت ابھی جلدی شروع کر دی جائے۔ ادھر پاکستان کا کہنا ہے کہ وہ بات چیت دوبارہ شروع کرنے کو تیار ہے۔ بشرطیکہ پاکستان کو بدستور پانی مہیا کرنے کی ضمانت دے دی جائے۔

وزیر اعظم جاپان کو قتل کرنے کی سازش

ٹوکیو ۱۱ اگست۔ ٹوکیو کی پولیس نے وزیر اعظم جاپان مسٹر یوشیدا کو قتل کرنے کی کوشش کے الزام میں ایک آدمی کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ آدمی کل رات مسٹر یوشیدا کے مکان کے قریب جھاڑیوں میں چھپا بیٹھا تھا کہ پولیس نے اسے گرفتار کر لیا۔ اس شخص نے اقرار کر لیا ہے۔ کہ وہ مسٹر یوشیدا کو ہلاک کرنے کے لئے یہاں چھپا بیٹھا تھا۔ مسٹر یوشیدا کو قتل کرنے کی یہ دوسری کوشش تھی۔

عباس خلیلی یورپ روانہ ہو گئے

کراچی ۱۱ اگست۔ مرکزی وزارت صنعت کے سیکرٹری مسٹر عباس خلیلی یورپی ملکوں کے پانچ ہفتوں کے دورہ پر آج کراچی سے روانہ ہو گئے۔ آپ یورپی ملکوں میں پاکستان میں بجلی کی ترقی کی سکیموں کے لئے ماہروں کا انتخاب کریں گے۔

ہندوستان نے پرتگالی تجویز کا صاف جواب نہیں دیا

لزبن ۱۱ اگست۔ پرتگال کی وزارت خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ پرتگال نے پرتگالی ہند کی بستیوں اور اسکے آس پاس کے علاقہ کے ناگوار واقعات کی چھان بین کرنے کے لئے غیر جانبدار ملکوں کے مبصر مقرر کرنے کی جو تجویز پیش کی تھی۔ ہندوستان نے اس کا صاف جواب نہیں دیا ہے۔ پرتگال نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ ان مبصروں کو پرتگالی اور ہندوستانی دونوں علاقوں میں جانے اور وہاں کی صورت حال کا مطالعہ کرنے کی اجازت دی جائے۔ لیکن ہندوستان نے صرف پرتگیزی بستیوں میں صورت حال کا جائزہ لینے کی تجویز منظور کی (ابتدائی خبر صفحہ ۸ پر دیکھیں)

کلامُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ہمسایہ سے سلوک

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان یؤمن باللہ والیوم الاٰخر فلا یؤذ جارہٗ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاٰخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاٰخر فلیقل خیرا او لیصمت (صحیح بخاری)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ اپنے ہمسایہ کو تکلیف نہ دے۔ اور جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ اسے چاہیئے۔ کہ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ اور جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ اسے چاہیئے۔ اچھی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔

تحریک جدید کا اجر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

یہ بات بار بار واضح کی جا رہی ہے۔ کہ تحریک جدید کی سابقون الاولون کی وہ جماعت جو دورِ اول کے انیس سال میں متواتر اشاعت اسلام میں مدد دیتی آ رہی ہے۔ اس کی ایک فہرست ایک کتاب میں شائع ہونے کے لئے بن رہی ہے۔ اس کا بڑا حصہ بن چکا اور تھوڑا حصہ بننے والا ہے۔ جو بن رہا ہے۔ پس وہ سابقون الاولون جن کے کوئی سال خالی یا کسی کا بقایا ہے۔ وہ فوری ادا کر کے اپنا نام فہرست میں درج کروا لیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ خالی سال یا بقایا کی وجہ سے باوجود ان کی سالہا سال کی قربانی کے صرف ایک دو سال کے بقایا کے سبب ان کا نام فہرست سے نکل جائے۔ پس انہیں خاص توجہ دینی چاہیئے۔ اور اپنا نام فہرست میں لکھے جانے کی بھی دفتر سے تصدیق کرا لینی چاہیئے۔

احباب کرام کو یہ بات یاد رہے۔ کہ تحریک جدید کا اجر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور ان دوستوں کو بھی جو دفتر دوم میں اب شامل ہوتے ہیں۔ یا جو ہو رہے ہیں۔ یا ہونے والے ہیں۔ انہی کی اور سابقون الاولون کو بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد جو دسمبر ۱۹۳۵ء میں دیا دل میں حاضر رکھ کر نمایاں حصہ لینا چاہیئے۔ فرمایا:۔

"یہ مت خیال کرو۔ کہ تحریک جدید میری طرف سے ہے۔ نہیں۔ بلکہ اس کا ایک ایک لفظ میں قرآن کریم سے ثابت کر سکتا ہوں۔ اور ایک ایک حکم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات میں دکھا سکتا ہوں۔ مگر سوچنے والے دماغ اور ایمان لانے والے دل کی ضرورت ہے۔ پس یہ مت خیال کرو۔ کہ جو میں نے کہا ہے وہ میری طرف سے ہے۔ بلکہ یہ امر نے کہا ہے جس کے ہاتھ میں تمہاری جان ہے۔ پس وہ چھوڑے گا نہیں۔ جب تک اس کی پابندی نہ کرا لے۔ یہ پہلا قدم ہے۔"

اگر آپ نے تحریک جدید کا چندہ ادا نہیں کیا۔ تو بے فکر کیوں ہیں۔ فوری توجہ فرماویں۔ اور ادا کریں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

مولوی فاضل صاحبان کے متعلق ضروری اعلان

مندرجہ ذیل واقفین جنہوں نے امسال مولوی فاضل کا امتحان دیا تھا۔ مورخہ ۲۱ راگست بروز ہفتہ صبح آٹھ بجے دفتر وکالت دیوان میں رپورٹ کریں۔ وقت کی پابندی لازمی ہے۔

(۱) عبدالرحمن صاحب سیلونی۔ (۲) غلام احمد نسیم صاحب (۳) محمد اسحاق صاحب خلیل۔ (۴) نذیر احمد صاحب حیدر آبادی (۵) عطاء الٰہی سلیم (۶) مسعود احمد صاحب حیدر آبادی۔ (۷) اقبال احمد صاحب گجراتی۔ (۸) صلاح الدین صاحب بنگالی۔ (۹) رشید احمد صاحب پرویز۔ (۱۰) محمد شریف صاحب خالد (۱۱) کبیرالدین صاحب۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید)

ولادت

برخوردارم عبدالوہاب سلمہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۷ رجولائی ۱۹۵۴ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود خاکسار کا پوتا اور مکرم مولوی برکت علی صاحب لائق کا پڑنواسہ ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے ۴

۳. درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ بچہ کی عمر دراز کرے۔ اور خادم دین بنائے عاجز عبدالرحمن کپورتھلوی۔ نائب تحصیلدار تاندلیانوالہ ضلع لائل پور۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محبوب الٰہی وہی ہوتے ہیں جو کظم اور عفو کے بعد نیکی بھی کرتے ہیں

"کہتے ہیں۔ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک نوکر چائے کی پیالی لایا۔ جب قریب آیا۔ تو غفلت سے وہ پیالی آپ کے سر پر گر پڑی۔ آپؓ نے تکلیف محسوس کر کے ذرا تیز نظر سے غلام کی طرف دیکھا غلام نے آہستہ سے پڑھا۔ والکاظمین الغیظ۔ یہ سن کر امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کظمت۔ غلام نے پھر کہا۔ والعافین عن الناس۔ کظم میں انسان غصہ کو دبا لیتا ہے۔ اور اظہار نہیں کرتا ہے۔ مگر اندر سے پوری رضامندی نہیں ہوتی۔ اس لئے عفو کی شرط لگا دی ہے۔ آپؓ نے کہا۔ کہ میں نے عفو کیا۔ پھر پڑھا۔ واللہ یحب المحسنین۔ محبوب الٰہی وہی ہوتے ہیں۔ جو کظم اور عفو کے بعد نیکی بھی کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جا آزاد بھی کیا۔ راستبازوں کے نمونے ایسے ہیں۔ کہ چائے کی پیالی گرا کر آزاد ہوا۔ اب بتاؤ۔ کہ یہ نمونہ اصول کی عمدگی ہی سے پیدا ہوا۔" (ملفوظات)

امام وقت

مامورِ حق بوقت ضرورت بمارسید — بارانِ جود و ابرِ کرامت بمارسید
آمد بروزِ حضرت سالارِ انبیاءؑ — ظلِ نبی بشانِ رسالت بمارسید
شد امتِ رسولؐ بر ہفتاد و دو طریق — مہدی برائے وحدتِ ملت بمارسید
آمد امامِ وقت چو نورِ یقیں نماند — از دستِ غیب دولت و ثروت بمارسید
اسلام زندہ شد بطفیلِ مسیحِ وقت — روحِ روانِ دین و شریعت بمارسید
کسرِ صلیب و قتلِ خنازیر کردہ شد — شیرِ خدا بہ شوکت و قوت بمارسید
اسلام رسم بودہ و قرآں برائے گفت — از کردگارِ عیسیٰؑ امت بمارسید
اسلام شد ز یورشِ نصرانیت ضعیف — دستِ قوی زبہرِ حفاظت بمارسید
تاریکیٔ ضلالت و گمراہیٔ گناہ — شد پاش پاش و مہرِ ہدایت بمارسید
ایماں کہ سر بسر بہ ثریا رسیدہ بود — بارِ دگر بعہدِ سعادت بمارسید
آمد بباغِ دینِ محمدؐ بہارہا — وقتِ خزاں نماندہ و نکہت بمارسید

اے شادؔ ناز کن کہ غلامِ نبی شدیم
ایں فضلِ ایزدیست کہ نعمت بمارسید

شاد احمدی

الفضل کے معاونین

محترم شیخ محمد شریف صاحب پروپرائٹر فرم شیخ کریم بخش اینڈ سنز (انارکلی لاہور) نے الفضل کے اعانت فنڈ میں اس طور پر حصہ لیا ہے۔ کہ پانچ مستحق احباب کے نام ان کی جانب سے تین تین ماہ کے لئے اخبار جاری کیا جائے۔ شیخ صاحب محترم اور ان کے خاندان کے دوسرے افراد سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء دیگر احباب بھی اس کار خیر میں شرکت فرمائیں۔ (مینیجر الفضل)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۲ ظہور ۱۳۳۳ھ

۱۴۶

اسوۂ ابراہیمی

ہر سال عید الاضحی آتی ہے۔ اور ہر سال تمام اسلامی دنیا کے اخبارات میں وعظ و نصیحت کی مجالس میں ان واقعات کو نئے نئے انداز سے دہرایا جاتا ہے۔ جو آج سے کئی ہزار سال پہلے وادیٔ غیر ذی زرع میں ایک بندۂ حق کے ایثار و قربانی صدق و صفا اور تسلیم و رضا کی وجہ سے ظہور پذیر ہوئے۔

یہ واقعات تاریخ کے حقیقی واقعات ہیں۔ محض افسانے نہیں جو کسی نے بعد میں گھڑ لئے ہوں۔ نہایت سادہ واقعات ہیں۔ جو ایک انسان اور اس کے مختصر سے خاندان کے ساتھ پیش آئے۔ اور جو محض اتفاقاً پیش نہیں آ گئے۔ بلکہ الٰہی ارادہ کے ماتحت پیش آئے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک پیارے بندے ابو الانبیاء سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ ظہور پذیر کیا۔

ان واقعات کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی سرزمین کا انتخاب کیا۔ جو نہ صرف انسانوں سے خالی تھی۔ بلکہ جس میں روئیدگی کیا پانی کا بھی نام و نشان نہیں تھا۔ اور جہاں سینکڑوں میلوں تک ریت اور چھوٹی چھوٹی خشک پہاڑیوں کے سوا کچھ نہیں تھا۔ جو تمازت آفتاب سے آگ سے تپتے ہوئے لوہے کی طرح جلنے لگتی تھیں۔

اس باخدا انسان نے اس جگہ اپنے بیٹے اور اپنی بیوی کی رہائش گاہ بنایا۔ اس بیٹے کی رہائش گاہ جو اسے نوے سال کی عمر میں دعا کے نتیجہ میں حاصل ہوا تھا۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی چھری سے ذبح کر دینا تسلیم و رضا کا ایک معمولی ناز خیال کیا۔

اس وادی غیر ذی زرع میں اس نے اللہ تعالیٰ کے اس گھر کی دیواریں بنائیں۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ

یعنی سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا وہ ہے۔ جو مکہ معظمہ میں ہے۔

اللہ کے اس گھر کو تعمیر کرنا اور اپنے لخت جگر کو وہاں رکھنا اور پھر وہ عظیم دعا مانگنا کہ میرے بیٹے کی نسل سے یہاں ایک اولوالعزم نبی پیدا کیجیو۔ یہ تمام باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کے سامنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وجود میں خدا پرستی کا ایک معیار۔ ایک اسوۂ حسنہ پیش کیا ہے جس کے نقش قدم پر چل کر انسان وہ صراط مستقیم پا سکتے ہیں۔ جو انسانی ارتقائے حیات کی منزل مقصود ہے۔

سوالوں کا سوال یہ ہے۔ کہ ہر سال عید الاضحی آتی ہے۔ ہزاروں۔ لاکھوں کی تعداد میں مسلمان حج بیت اللہ سے شرف یاب ہوتے ہیں۔ کروڑوں بکرے اور دنبے اکناف عالم میں ذبح کئے جاتے ہیں۔ اخباروں میں اور وعظ و نصیحت کی مجالس میں ان واقعات کو نئے نئے انداز سے دہرایا جاتا ہے۔ مگر کیا اس روز کسی باپ نے اپنی اولاد کے لئے وہ کیریر (career) بھی تجویز کیا ہے۔ جو سیدنا حضرت ابراہیمؑ نے اپنے لخت جگر کے لئے تجویز کیا تھا۔ کیا آج مسلمانوں میں کوئی باپ ایسا ہے۔ جس نے اپنے پیارے بیٹے کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اسی طرح وقف کیا ہو۔ جس طرح اس پاک انسان نے کیا تھا؟ کیا کسی مسلمان باپ کے دل میں حضرت ابراہیمؑ کی قربانی کا تذکرہ سن کر یہ جوش پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ بھی اپنے بیٹے کو اسی طرح فی سبیل اللہ قربان کر دے۔ اور اس کو خدائیت کی ایسی تربیت دے۔ کہ اس سے خدا پرستوں کی ایک نسل جاری ہو؟ جو توہمات کے بتکدے توڑ کر دلوں میں اللہ تعالیٰ کا گھر آباد کرے

عید الاضحی ہر سال آتی ہے۔ اور چلی جاتی ہے۔ ہم ان واقعات کو دہراتے ہیں۔ بکروں اور دنبوں کا گوشت کھاتے ہیں۔ مگر نہ تو ہمارے دل میں کبھی خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ زندہ نشان۔ زندہ معجزہ۔ زندہ اسوہ حسنہ ہزاروں سالوں سے ہمارے سامنے رکھا ہے۔ یہ رنگ رلیاں منانے کے لئے نہیں۔ قربانیوں کا گوشت کھانے کے لئے نہیں بلکہ اس لئے ہے۔ کہ ہم اسی نمونے کی پیروی کریں۔ اسی سانچے میں اپنی اور اپنی اولاد کی زندگیاں ڈھالیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حقیقی شکر گذار بندے بنیں۔

اگر آج عید الاضحی کے دن لاکھوں میں سے ایک باپ اور لاکھوں میں سے ایک بیٹا یہ عہد کرے۔ کہ ہم ملت ابراہیمؑ کی پیروی کریں گے اور اپنے عہد کو بہرحال پورا کریں گے۔ تو دنیا میں کیا انقلاب پیدا نہ ہو جائے۔

سبحان اللہ سبحان اللہ

پچھلے پہر پُر جوش اذانیں سبحان اللہ سبحان اللہ
جی اُٹھیں بے جان چٹانیں سبحان اللہ سبحان اللہ

صبح سویرے مونہہ اندھیرے زندہ صدق و صفا کے ڈیرے
ضو افشاں الماس کی کانیں سبحان اللہ سبحان اللہ

نام خدا کا لے کر جاگے کر کے وضو مسجد کو بھاگے
صابر دل اور مضطر جانیں سبحان اللہ سبحان اللہ

گھر گیا ابرِ رحمتِ باری ہر مسجد میں درس ہے جاری
پاک کتاب اور پاک زبانیں سبحان اللہ سبحان اللہ

قائم ہیں متبرک رشتے پڑھتے ہیں تسبیح فرشتے
فرش پہ نازل عرش کی تانیں سبحان اللہ سبحان اللہ

چشمۂ حق مشرق سے پھوٹا شب کا طلسمِ باطل ٹوٹا
تیر دُعا کے دل کی کمانیں سبحان اللہ سبحان اللہ

یادِ خدا میں ساری خدائی آپ ہیں غافل اتنی ڈھٹائی
اُف! اتنو یہ! خدا کو مانیں سبحان اللہ سبحان اللہ

درخواست دعا

میرے چھوٹے بھائی عزیزم عبدالحمید عباسی پر ایک محکمانہ طور پر کیس چل رہا ہے۔ اس کی بریت کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ مولیٰ کریم اسے باعزت طور پر بری کرے۔ اور اپنا فضل و کرم شامل حال کرے۔ آمین۔ نیز میرے لئے دعا کی جاوے۔ کہ اللہ تعالیٰ میری دینی اور دنیاوی مشکلات کو آسان کرے۔ آمین۔ مظفر حسین عباسی انچارج چک ۹ اسسٹنٹ سپروائزر ملٹری فارم

حضرت مسیحؑ کے حواری ان کے آسمان پر اٹھائے جانے کے قائل نہیں تھے

واقعۂ صلیب کے بتیس برس بعد ایک رومن فوجی کپتان کی مسیحؑ کے ایک حواری سے ملاقات

مسعود احمد

جدید تحقیق کے نتیجہ میں یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے۔ کہ اناجیل اربعہ میں سے جن دو انجیلوں میں حضرت مسیح علیہ السلام کے آسمان پر جانے کا ذکر آتا ہے وہ الحاقی ہے یعنے ان اناجیل کے قدیم ترین نسخوں میں اس قسم کا کوئی ذکر موجود نہیں تھا۔ بعد میں جن لوگوں نے ان قدیم نسخوں کی مدد سے [illegible] مروجہ اناجیل مرتب کیں۔ انہوں نے تصرف سے کام لیتے ہوئے دیگر خلاف واقعہ باتوں کے ساتھ ساتھ آسمان پر جانے کا ذکر بھی ان میں داخل کر دیا۔ اور اس طرح واقعہ صلیب کے صدیوں بعد ابن مسیحؑ کے آسمان پر زندہ اٹھائے جانے کا عقیدہ جزوِ ایمان کے طور پر تسلیم کیا جانے لگا اس ذکر کے الحاقی ہونے کے متعلق جدید تحقیق اور اناجیل کے خود عیسائی مفسرین کے اعتراف پر آج سے چند سال قبل فاضل اناجیل مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائل پوری کے تفصیلی مقالے الفضل میں شائع ہو چکے ہیں (حوالے کے لئے دیکھیں الفضل مورخہ ۲۰۔ ۳۱۔ ۲۲ جون ۱۹۵۱ء) اس ضمن میں آج ہم صرف چیمبرز انسائیکلوپیڈیا کے موزوں حوالے نقل کرنے کے علاوہ رومن آثار میں سے دستیاب شدہ ایک قدیم حوالہ پیش کرتے ہیں۔ جس سے اس امر کی تائید ہوتی ہے کہ فی الواقعہ حضرت مسیحؑ کے آسمان پر جانے کا قصہ بعد میں بنایا گیا ہے۔ اور یہ کہ اناجیل اربعہ مرتب کرنے والے معروف حواریوں کے علاوہ دوسرے حواری بھی حضرت مسیحؑ کے آسمان پر اٹھائے جانے کے قائل نہیں تھے۔

(۱)

اناجیل اربعہ میں سے صرف مرقس اور لوقا کی انجیلوں کے آخر میں حضرت مسیحؑ کے آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر آتا ہے۔ اس بارے میں جدید تحقیقات کا ذکر کرتے ہوئے چیمبرز انسائیکلوپیڈیا میں بھی اس واقعہ کے الحاقی ہونے پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ چنانچہ مرقس کے اس حصہ کے بارہ میں جس میں آسمان پر جانے کا ذکر ہے لکھا ہے:۔

"بدقسمتی سے مرقس کی انجیل کا وہ آخری حصہ جو مرقس نے خود لکھا تھا گم ہو گیا۔ یہ امر شک و شبہ سے یکسر بالا ہے کہ موجودہ انجیل کا آخری حصہ بعد میں آنے والے کسی اور ہی مصنف کے رشحاتِ قلم کا نتیجہ ہے"

(چیمبرز انسائیکلوپیڈیا جلد ۶ صفحہ ۳۲۶)

اسی طرح لوقا کی انجیل کے متعلق اسی انسائیکلوپیڈیا میں جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ انجیل لوقا نے خود مرتب نہیں کی۔ اس نے تو انجیل کے صرف بعض ماخذوں کی نشان دہی کی تھی۔ چنانچہ اس کے فراہم کردہ مواد کو بہت بعد میں کسی مرتب نے پھیلا کر اور اپنی طرف سے اضافے کرنے کے بعد موجودہ انجیل کی شکل دے دی۔ چنانچہ انسائیکلوپیڈیا کے حسب ذیل الفاظ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

"ایک اور مکتب خیال کا نظریہ یہ ہے کہ لوقا نے تو صرف اعمال کا ایک حصہ اور شاید انجیل کے بعض ماخذوں کے بارے میں کچھ لکھا تھا۔ اس کے فراہم کردہ مواد پر بعد میں آنے والے کسی اور مرتب نے دماغ سوزی کی اور اپنی طرف سے اسے بہت زیادہ پھیلا دیا"

(چیمبرز انسائیکلوپیڈیا جلد ۶ صفحہ ۷۷۶)

پھر "نیو ورلڈ ٹرانسلیشن آف دی کرسچن گریک سکرپچرز"

The New World Translation of the Christian Greek Scriptures

کے نام سے ۱۹۵۰ء میں "واچ ٹاور بائیبل اینڈ ٹریکٹ سوسائٹی کی طرف سے جو نئی انجیل شائع ہوئی ہے۔ اس میں لوقا کی انجیل کے اختتام پر حاشیہ میں لکھا ہے کہ چوتھی صدی عیسوی سے قبل کی بعض اناجیل میں "آسمان پر اٹھایا گیا" کے الفاظ درج نہیں ہیں۔ بلکہ صرف یہ فقرہ ہی لکھا ہے۔ "جب وہ انہیں برکت دے رہا تھا تو ان سے جدا ہو گیا" (حوالے کے لئے دیکھیں بائیبل مذکور کا حاشیہ صفحہ ۲۸۱) گویا صرف یہی نہیں کہ لوقا کی انجیل کسی اور شخص نے بعد میں اپنے دماغ سے لکھی بلکہ اس طرح کی تصرف شدہ بائیبل میں بھی چوتھی صدی عیسوی تک آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر نہیں تھا۔ اور یہ اور بھی زیادہ عرصہ بعد اس میں داخل کیا گیا۔

مذکورہ بالا حوالوں سے یہ امر اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ کہ چار انجیلوں میں سے جن دو انجیلوں میں حضرت مسیح کے آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر آتا ہے۔ وہ باقی دو انجیلوں کے مقابلے میں جو اس ذکر سے یکسر خالی ہیں قابل اعتماد نہیں ہیں۔ کیونکہ ایک کا وہ حصہ جو اس ذکر پر مشتمل ہے اصل نسخہ میں سے ضائع ہو گیا تھا۔ اور بعد میں کسی اور شخص نے ایجاد بندہ کے طور پر اس ذکر کو اس میں داخل کر دیا۔ اور وہ انجیل جسے لوقا کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ وہ دراصل اس کی تحریر کردہ ہی نہیں بلکہ اس کے مختصر نوٹوں کو پھیلا کر اور اس میں اضافے کر کے بہت بعد میں کسی اور شخص نے اسے مرتب کیا اور پھر بعد میں کسی اور شخص نے ایک آسمان پر جانے کا جملہ بڑھا کر اس نئے عقیدے کے لئے گنجائش نکالی چنانچہ ایسی مرتب شدہ انجیل جو بہت بعد میں آنے والے کسی اور شخص کی دماغ سوزی کا نتیجہ ہو بہت حد تک اس مرتب کے اپنے خیالات ہی کی آئینہ دار ہو سکتی ہے۔ اسے محض لوقا کی طرف منسوب کر کے باقاعدہ انجیل کا درجہ دینا درست نہیں قرار دیا جا سکتا۔ اور علی الخصوص مسیحؑ کے آسمان پر اٹھائے جانے کے تذکرہ کو کسی اعتبار سے بھی مستند نہیں سمجھا جا سکتا:

(۲)

اب ہم ذیل میں رومن آثار میں سے دستیاب شدہ وہ حوالہ درج کرتے ہیں۔ جس سے اس امر کی تائید ہوتی ہے۔ کہ واقعی انجیل کا یہ حصہ الحاقی ہے۔ اور خود حضرت مسیحؑ کے حواریوں کو اس کا کوئی علم نہیں تھا کہ مسیحؑ صلیب پر سے اترنے کے بعد زندہ آسمان پر چلا گیا ہے۔ یہ حوالہ مسٹر ہینڈرک وان لون نے اپنی مشہور کتاب دی سٹوری آف مین کائنڈ" The Story of Mankind میں درج کیا ہے۔ یہ کتاب غالباً پہلی بار ۱۹۲۱ء میں امریکہ سے شائع ہوئی تھی۔ اور مصنف کو امریکن لائبریری ایسوسی ایشن کی طرف سے اس تصنیف پر "دی جان نیو بیری میڈل" انعام میں ملا تھا۔ بعد میں اس کا ترجمہ متعدد زبانوں میں ہوا۔ حتیٰ کہ رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز لاہور نے بھی اصل پبلشرز سے اجازت لے کر ۱۹۳۹ء میں اس کا اردو ترجمہ شائع کیا۔

یہ حوالہ واقعہ صلیب سے ۳۰، ۳۲ برس بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے ۶۲ء میں ایک رومن طبیب ایسکلیپئس کلٹیلس نامی کی روم میں پولوس سے ملاقات ہوئی پولوس شدید بیمار تھا۔ اور وہ طبیب کی حیثیت سے اسے دیکھنے گیا۔ بیماری کی حالت میں پولوس نے اسے حضرت مسیحؑ کی آمد کے بارہ میں کچھ بتایا۔ لیکن چونکہ اس وقت بخار کی وجہ سے پولوس کو ہذیان تھا۔ اس لئے وہ رومن طبیب اس کی باتیں اچھی طرح سمجھ نہیں سکا۔ بعد ازاں جلد پولوس ایک شخص کے ہاتھوں مارا گیا۔ اور وہ طبیب اس سے دوبارہ مل کر حضرت مسیحؑ کے تفصیلی حالات معلوم نہیں کر سکا اتفاق سے ان دنوں ان کا اپنا بھتیجہ گلیڈیس انسا جو سات نمبر گیلک پلٹن میں کپتان تھا فوج کے ہمراہ شام کے علاقے میں گیا ہوا تھا چنانچہ اس طبیب نے اپنے بھتیجے کو ایک خط لکھا جس میں پولوس کے ساتھ اپنی ملاقات کا حال لکھنے کے بعد اسے ہدایت کی کہ وہ یوروشلم جا کر اصل حالات دریافت کرے۔ اور پھر بذریعہ خط اسے بھی اطلاع دے۔ کہ جس نبی کا پولوس نے اس سے ذکر کیا تھا وہ کون تھا۔ اور اس کے ساتھ وہاں کے لوگوں نے کیا سلوک کیا۔ حسن اتفاق کہ خط موصول ہونے کے کچھ عرصہ بعد اس کے بھتیجے کی پلٹن یوروشلم تبدیل ہو گئی۔ وہاں پھرتے پھراتے اس کی ملاقات حضرت مسیحؑ کے ایک حواری سے ہوئی۔ جس کی زبانی اسے تمام واقعات کا علم ہوا۔ اور اس نے ایک خط میں اپنے چچا ایسکلیپئس کلٹیلس کو ان سے مطلع کیا۔ اس کے ارسال کردہ خط کے متن کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"میرے پیارے چچا!

آپ کا خط ملا جو کچھ آپ نے لکھا تھا۔ میں نے اس کی تعمیل کی۔

دو ہفتے ہوئے ہمارے بریگیڈ کو یوروشلم جانے کا حکم ہوا۔ اس سو سال کے عرصہ میں یہاں کئی انقلاب رونما ہو چکے ہیں۔ اس لئے پرانے شہر کے صرف کہیں کہیں کچھ آثار ہی ملتے ہیں۔ ہمیں ایک ماہ ہو گیا ہے۔ کل ہم پطرہ کی جانب کوچ کریں گے کیونکہ وہاں کے عرب قبائل کچھ عرصہ سے ہمیں تنگ کر رہے ہیں آج شام ذرا فرصت تھی۔ تو میں خط لکھنے بیٹھ گیا۔ لیکن اتنی فرصت نہیں کہ مفصل خط لکھ سکوں۔"

"شہر کے بوڑھوں سے میں نے بات چیت کی۔ لیکن ان سے کچھ ٹھیک ٹھیک معلوم نہ ہو سکا۔ کچھ دن ہوئے کہ ایک خوانچے والا ہمارے کیمپ میں آیا۔ میں نے کچھ زیتون خریدے اور پھر اس سے پوچھا کیوں بھئی لوگ جس مسیحؑ کا ذکر کرتے پھرتے ہیں۔ جب کہ مارا جانا تو تمہارے بچپن کا واقعہ ہوگا تمہیں کچھ یاد ہے؟ کہنے لگا ہاں صاحب اچھی طرح یاد ہے۔ شہر کے قریب ہی گلگوتا نامی ایک پہاڑی ہے وہیں یہ واقعہ ہوا۔ میرے والد مجھے یہ کہہ کر ساتھ لے گئے تھے کہ چل تجھے دکھائیں جوڈیا کے قوانین توڑنے والوں کا کیا حال ہوتا ہے۔ اس خوانچے والے نے

مجھے یوسف نامی ایک شخص کا پتہ دیا۔ جو مسیحؑ کا بڑا دوست تھا۔ اور مجھ سے کہنے لگا۔ اگر آپ کو اور کچھ پوچھنا ہو تو اس سے جا کے پوچھئے

"آج صبح میں یوسف کے پاس گیا۔ بڑا بوڑھا آدمی ہے۔ کسی زمانے میں ماہی گیروں کا کام کرتا تھا (یہاں پاس ہی میٹھے پانی کی کئی جھیلیں ہیں) حافظہ بہت اچھا تھا۔ اس کی زبانی مجھے اس پرآشوب دور کے یقینی حالات معلوم ہوئے۔ یہ میری پیدائش سے بھی پہلے کا ذکر ہے۔

"ان دنوں ہمارے شہنشاہ عالیجاہ ٹائبیرس کا عہد تھا اور پونٹیس پلاطوس نامی ایک افسر جوڈیا اور سمیریا کا گورنر تھا۔ یوسف کو اس پلاطوس کے حالات بہت کم معلوم ہیں۔ لیکن قرائن سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ایک ایماندار حاکم تھا۔ اور خراج وصول کرنے کا کام دیانتداری سے سرانجام دیتا تھا بہرحال تعمیر روما کے ۷۸۳ یا ۷۸۴ سن میں (یوسف کو ٹھیک یاد نہ تھا) یروشلم میں بلوہ ہوگیا۔ اور پلاطوس کو وہاں جانا پڑا۔ وہاں لوگوں میں یہ مشہور تھا کہ ایک نوجوان شخص (جو ناصرہ کے ایک بڑھئی کا لڑکا ہے) رومی حکومت کے خلاف بغاوت کی سازش کر رہا ہے۔ تعجب کی بات ہے۔ کہ ہمارے اپنے مخبر جو عموماً ہر بات پر نگاہ رکھتے ہیں اس سازش سے محض بے خبر تھے۔ انہوں نے تحقیقات کے بعد یہ رپورٹ پیش کی کہ وہ بے چارہ تو بہت بھلا آدمی ہے۔ اور بالکل بے گناہ ہے۔ لیکن یہودیوں کے قدامت پسند مذہبی علماء بہت پریشان تھے۔ کیونکہ وہ یہودیوں میں بہت مقبول ہو رہا تھا اور انہیں یہ بات ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔ اس نصرانی نے اعلان کر دیا تھا کہ اگر کوئی یونانی یا رومن یا فلسطینی بھی نیک زندگی بسر کرے۔ تو وہ کسی طرح بھی اس یہودی سے کم نہیں جو تمام عمر حضرت موسیٰ کے قوانین کے مطالعہ میں صرف کر دیتا ہے پلاطوس نے اس بات کا تو کچھ اثر قبول نہ کیا۔ لیکن جب عبادتگاہ کے گرد لوگوں کا ہجوم ہوگیا۔ اور لوگ یسوع کو زدوکوب کرنے لگے۔ اور اس کے پیرووں کو جان سے مارنے کے درپے ہوئے تو یسوع کی جان بچانے کے لئے پلاطوس نے اسے اپنی حراست میں لے لیا۔

"معلوم ہوتا ہے کہ پلاطوس جھگڑے کی اصلیت کو سمجھنے سے قاصر رہا۔ جب کبھی وہ یہودیوں کے علماء سے پوچھتا کہ معاملہ کیا ہے تو وہ "بدعت! بدعت!" "بغاوت! بغاوت!" کا نعرہ بلند کر دیتے اور مارے جوش کے آپے سے باہر ہو جاتے۔ یوسف کا بیان ہے کہ آخرکار پلاطوس نے یوشوا کو بلایا (اس شخص کا نام یوشوا تھا لیکن یہاں کے یونانی سب اسے یسوع کہتے ہیں) اور کئی گھنٹوں تک اس سے باتیں کرتا رہا۔ اس نے پوچھا وہ کونسے "خطرناک عقیدے" ہیں۔ جو لوگ کہتے ہیں تم گلیلی کے کنارے لوگوں میں پھیلاتے رہے ہو یسوع نے جواب دیا۔ مجھے سیاست سے کچھ تعلق نہیں مجھے انسانوں کے جسم سے اتنی دلچسپی نہیں جتنی ان کی روح کی فکر ہے۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ لوگ اپنے پڑوسی کو اپنا بھائی سمجھیں اور خدا سے واحد سے محبت رکھیں کیونکہ وہی سب جانداروں کا باپ ہے۔

"پلاطوس کو جو حکمائے یونان کے عقیدوں سے اچھی طرح واقف تھا۔ اس میں کوئی باغیانہ بات نظر نہ آئی اس نے اس نیک سیرت پیغمبر کی جان بچانے کی ایک بار پھر کوشش کی۔ اور سزائے موت کو ملتوی کرتا رہا۔ لیکن یہودی لوگ اپنے رہنماؤں کے اکسانے پر غصہ کے مارے دیوانے ہو رہے تھے۔ یروشلم میں اس سے پہلے بھی کئی دفعہ بلوے ہو چکے تھے۔ اور آس پاس کے علاقے میں جو رومن فوج مقیم تھی اس کی تعداد بہت تھوڑی تھی۔ ادھر سیزریا میں حکام کو اس مضمون کی رپورٹیں پہنچ رہی تھیں کہ پلاطوس یسوع پر ایمان لے آیا ہے۔ شہر کے لوگ ایک محضر نامے پر دستخط کرتے پھرتے تھے۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ پلاطوس شہنشاہ کا دشمن ہے۔ اسے واپس بلا لیا جائے آپ جانتے ہیں ہمارے گورنروں کو خاص طور پر تاکید کی جاتی ہے کہ غیرملکی رعایا کے ساتھ کھلم کھلا لڑنے سے احتراز کریں۔ چنانچہ پلاطوس نے خانہ جنگی کے خوف سے اس قیدی کو مصلحتوں کی بھینٹ چڑھا دیا۔

یوشوا نے وقار اور سکون کو ہاتھ سے جانے نہ دیا اور سب دشمنوں کو معاف کر دیا۔ اسے اس حال میں سولی پر چڑھایا گیا کہ یروشلم کے لوگ قہقہے لگا رہے تھے۔ اور جنگلی درندوں کی طرح آوازیں نکال رہے تھے۔

"جب یوسف مجھے یہ باتیں سنا رہا تھا تو اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔ چلتے وقت میں نے اسے ایک اشرفی پیش کی۔ لیکن اس نے یہ کہکر اسے لینے سے انکار کر دیا کہ جو مجھ سے زیادہ غریب ہو اسے دے دیجیا۔ میں نے آپ کے دوست پولوس کے متعلق بھی کئی سوال پوچھے لیکن یوسف کی پولوس سے سرسری ملاقات تھی۔ پولوس خیمہ دوزی کا کام کرتا تھا۔ لیکن اپنا کام چھوڑ چھاڑ کر واعظ بن گیا۔ اور ہر جگہ اس شفیق و رحیم خداوند کا کلام لوگوں کو سنانے لگا۔ جو یہودیوں کے خداوند یہوواہ سے کہیں مختلف تھا۔ اس کے بعد معلوم ہوتا ہے پولوس ایشیائے کوچک اور مصر میں دور دور تک پھرتا رہا۔ جہاں جاتا وہاں غلاموں کو یہ خوشخبری سناتا کہ تم سب ایک شفیق باپ کی اولاد ہو۔ کوئی غریب ہو یا امیر اگر اس نے نیک زندگی بسر کرنے کی کوشش کی ہے اور مصیبت زدوں کی دستگیری کی ہے۔ تو مسرتیں اس کا انتظار کر رہی ہیں۔

"امید ہے کہ اس خط سے آپ کو اپنے سوالات کا جواب پوری طرح مل جائے گا۔ جہاں تک سلطنت اور حکومت کا تعلق ہے۔ میرے خیال میں اس تمام واقعہ میں ایک بات بھی ایسی نہیں جو خطرے کا موجب ہو سکے لیکن ہم رومن لوگ ہمیشہ اس علاقے کے باشندوں کی ذہنیت کو سمجھنے سے قاصر رہے ہیں مجھے یہ سن کر افسوس ہوا کہ آپ کا دوست پولوس مارا گیا آپ لوگ سب مجھے اکثر یاد آتے ہیں"

"آپکا فرمانبردار بھتیجا گلیڈیس انسا"

1. The Story of Mankind Page 120—123 Garden City Publishing Co. Garden City New York

2. بنی نوع انسان کی کہانی۔ پبلشرز رائے صاحب منشی گلاب سنگھ (۱۹۳۹) صفحہ ۱۲۰ تا ۱۲۴

(۳)

رومن کپتان گلیڈیس انسا کے اس خط سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح کے یوسف نامی حواری نے جب حضرت مسیح کے حالات سنائے تو واقعہ صلیب کے بعد ان کے آسمان پر اٹھائے جانے کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ حالانکہ اگر ایسا ظہور میں آیا ہوتا۔ تو وہ ضرور اس کو بھی بیان کرتا۔ کیونکہ بقول انجیل لوقا جس طرح حضرت مسیح کے حواری ان کو آسمان پر جاتا دیکھکر مسرت سے لبریز ہوگئے تھے۔ اور خوشی خوشی یروشلم کو واپس لوٹے تھے۔ یوسف نامی حواری بھی صلیب کا واقعہ بیان کرنے کے بعد خوش ہو کر گلیڈیس انسا کو ان کے آسمان پر اٹھائے جانے کا واقعہ [illegible] سناتا [illegible] جو [illegible] ہونے کی دلیل ٹھہرتا۔ لیکن اس کے برخلاف ہم دیکھتے ہیں کہ وہ واقعات بیان کرتے وقت حضرت عیسیٰ سے جدائی کے غم میں زار و قطار رو رہا تھا۔ اگر یہ کہا جائے کہ یوسف حواری نے حضرت مسیح کے فلسطین سے ہجرت کر جانے کا بھی تو ذکر نہیں کیا تو اس کی وجہ سمجھ میں آسکتی ہے اور وہ یہ کہ حضرت مسیح اس وقت تک زندہ موجود تھے۔ اور خدا کی وسیع زمین کے دور دراز علاقوں میں اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں تک خدا کا پیغام پہنچا رہے تھے اگر ان کے ہجرت کر جانے کو اس طرح عام کر دیا جاتا۔ تو اس بات کا اندیشہ تھا کہ یہودی جو ان کے خون کے پیاسے تھے اور جنہوں نے اپنی طرف سے انہیں مار کر ختم کر دیا تھا۔ ان کا پیچھا کرتے۔ اور جہاں وہ مصروف کار تھے۔ وہاں ان کے لئے مشکلات پیدا کرنے کی کوشش کرتے۔ ایسے میں ممکن ہے کہ یوسف نے مصلحتاً ان کی اس ہجرت کا ذکر نہ کیا ہو لیکن ان کے آسمان پر اٹھائے جانے کے ذکر کو چھپانے والے بیان نہ کرنے کی بجز اس کے اور کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ ویسا سرے سے ہی ظہور میں نہ آیا تھا۔

پس یوسف نامی حواری کے اس کا ذکر نہ کرنے سے بھی اس جدید تحقیق کی تائید ہوتی ہے کہ آسمان پر اٹھائے جانے کا جو قصہ مرقس اور لوقا کی انجیلوں میں آتا ہے۔ وہ سراسر الحاقی ہے اور حقیقت سے اس کا دور کا واسطہ بھی نہیں ہے۔ اناجیل کے قدیم نسخے اس ذکر سے خالی ہیں۔ حضرت مسیحؑ کے حواری جن کی آنکھوں کے سامنے سب کچھ ہوا۔ اس سے بالکل بے خبر ہیں اور جب وہ لوگوں کے سامنے مسیحؑ کے حالات بیان کرتے ہیں۔ تو اس کا کوئی ذکر نہیں کرتے ایسی صورت میں حالات اس عقیدے کا الحاقی اور غلط ہونا کسی مزید دلیل کا محتاج نہیں رہتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود انجیل کی ایک آیت سے استنباط کرتے ہوئے ۱۸۹۹ء میں تحریر فرمایا تھا:۔

"محض خدا کی قدرت سے
ایسے علوم اور دلائل اور
شہادتیں پیدا ہو جائیں گی
کہ جو آپ (مسیح علیہ السلام)
کی الوہیت یا صلیب پر فوت
ہونے اور آسمان پر جانے
اور دوبارہ آنے کے عقیدے
کا باطل ہونا ثابت کر دیں گی"
(مسیح ہندوستان میں صفحہ ۳۰)

سو الحمدللہ یہ ہمارے لئے کس قدر خوشی اور مسرت کا باعث ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کے مطابق نئے علوم اور جدید تحقیقات کے نتیجے میں حالات پر سے جوں جوں پردہ اٹھ رہا ہے۔ احمدیت کی صداقت روز بروز روشن ہوتی جا رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تحت خود عیسائی سکالرز غیرشعوری طور پر اس کے ثبوت فراہم کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کی آنکھیں کھولے اور انہیں مسیحؑ کو اس کی آمد ثانی میں شناخت کرنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ وہ آکر چلا بھی گیا۔ اور یہ ابھی تک خواب غفلت میں پڑے سو رہے ہیں۔

دعائے مغفرت

میرے نانا جان شیخ عبدالغنی (G.C.R.) جو جماعت احمدیہ نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ کے پریذیڈنٹ تھے ۱۰ اگست کو صبح ۴ بجے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون تمام احمدی بہن بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ نانا جان مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔
(خاکسار احمد نوشہرہ ککے زئیاں)

مسائل کی فکر کیجئے

نوائے وقت کا ایک فکر انگیز مقالہ شکریہ کے ساتھ ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔

خدا کے فضل سے چند دنوں تک ہم وطن عزیز کی آزادی کے آٹھویں سال میں قدم رکھنے والے ہیں اور غالباً اسی سال ملک بھر میں صوبائی اور مرکزی مجالس قانون ساز کے عام انتخابات ہوں گے ان انتخابات میں ہمارے سیاسی نقشے پر جو خطوط نمایاں ہوں گے۔ اُن کی روشنی میں ہی مستقبل میں ترقی و تعمیر کی راہیں طے ہوں گی۔ اس لئے اس بات کی انتہائی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ یہ خطوط وطن عزیز کی سالمیت و استحکام کے آئینہ دار اور عوام کی خوشحالی اور فارغ البالی کے ضامن ہوں۔

اس اہم موقع پر اہل سیاست و اقتدار اور ارباب فکر و نظر کو موجودہ گوناگوں مسائل کا سنجیدگی اور حقیقت پسندی سے جائزہ لینا چاہیئے۔ یہ مسائل بے حد کٹھن اور وسیع ہیں۔ ان کو حل کرنے کے لئے انتہائی محنت، اور عرق ریزی اور وسیع مطالعہ اور تجزیہ کی ضرورت ہے۔ ان مسائل کو حل کرنے کی پہلی شرط یہ ہے کہ ان کی وسعت کے بارے میں صحیح فہم و شعور پیدا کیا جائے۔ تا کہ یہ مسائل عوام کی توجہ میں مناسب اہمیت اختیار کر سکیں۔ عوام میں ان کے متعلق صحیح فہم و شعور اور جذبہ و احساس ہی ان کے حل کے لئے اولین زینہ ثابت ہوگا۔ یہ مسائل جوش کے ساتھ ہوش کے متقاضی ہیں۔ پھر ہمیں اب وقتی تحریکات کے نتائج و عواقب کا بھی جائزہ لے کر ٹھوس تنظیم کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ صرف ٹھوس تنظیم ہی فیصلہ کن نتائج پیدا کر کے تفرقہ سے بچا سکے گی۔

اب تک سیاسی منتہائے نظر حصول اقتدار تک محدود رہا ہے۔ اور اقتدار ہی سیاسی فکر و نظر کا محور رہا ہے۔ اقتدار تو ایک ذریعہ ہے۔ اور ہمارے نئے سیاسی نقشہ میں اسے یہی حیثیت حاصل ہونی چاہیئے۔ اور سیاسی میدان میں گذشتہ سات سال کے تجربات و مشاہدات کا جائزہ لینا چاہیئے۔ اس وقت کیفیت یہ ہے۔ کہ اقتدار سے بہرہ ور عناصر اس سے چمٹے رہنے اور اس سے محروم عناصر اس سے بہرہ ور ہونے کے لئے ہر قیمت ادا کرنے کو تیار ہیں۔ اس تصویر کا دوسرا رخ بھی روشن اور تابناک نہیں۔ ایک طرف بڑی حد تک دھونس کو عروج کی حیثیت حاصل ہے۔ اور دوسری طرف بڑی حد تک احتجاج و اضطراب کو صحت مند سیاست کے نشو و نما کے لئے اس محور میں دور رس تبدیلی کی جائے اور ساری توجہ کا مرکز اصل اور بنیادی مسائل یعنی زندگی اور موت کے مسائل کو بنایا جائے۔ عوام میں ان کے متعلق وسیع شعور پیدا کیا جائے۔

ان کو حل کرنے کے لئے صحیح جذبہ و احساس پیدا کیا جائے۔ اور اس تفہیم و تربیت میں اس قدر شدت و اہتمام سے کام لیا جائے۔ کہ جس طرح آج کل عام مجالس میں بدعنوانیوں کے سکینڈل زیر بحث آتے ہیں۔ ان کی جگہ ان مجالس میں اصل اور بنیادی مسائل پر بحث و تمحیص کا رجحان پیدا ہو۔ ان مسائل میں عوام کی دلچسپی ہی ان کے حل کے لئے ٹھوس بنیاد اور نتیجہ خیز تحریک ثابت ہوگی۔

تعلیم ہی کو لیجیئے۔ سبھی لوگ اس کے انحطاط و تنزل کے شاکی ہیں۔ کبھی مدرسوں کی کمی کا رونا رویا جاتا ہے۔ تو کبھی سکولوں کی عمارت کی زبوں حالی پر افسوس ظاہر کیا جاتا ہے۔ لیکن بالعموم تان اس پر ٹوٹتی ہے۔ کہ حکومت تعلیم عام کرے مگر اس بات کے اعتراف کی شاذونادر ہی کسی کو توفیق ہوتی ہے۔ کہ پیداوار کے سارے ذرائع و وسائل کو ہاتھ میں لئے بغیر دنیا کی کوئی حکومت یہ کام نہیں کر سکتی اس وقت جو کمی اور خامیاں ہیں۔ حکومت کے ساتھ جب تک افراد اور جماعتیں ان کو دور کرنے کی کوشش نہیں کریں گی۔ یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ اس کے لئے عوام کو مزید بار اٹھانا پڑے گا۔ یہ ایک ناقابل تردید صداقت ہے۔ لیکن نہ ارباب اقتدار کو اسے تسلیم کرنے کی ہمت و توفیق ہوتی ہے۔ اور نہ اقتدار سے محروم اہل سیاست کو اس کے اظہار کی۔ ایک طرف سے خوشگوار وعدے ہیں۔ اور دوسری طرف بلند بانگ دعوے۔ اور اس رسہ کشی میں اس مسئلہ کی بنیادی اہمیت کے احساس کے باوجود ابھی تک کچھ نہیں ہو سکا۔ یہی حالت صحت کے ذرائع اور طبی امداد کی ہے ذاتی ملکیت کے احترام پر مبنی کوئی حکومت کسی حالت میں بھی ساری ضروریات پوری نہیں کر سکتی۔ عوام کو اس میدان میں معتدبہ بار خود اٹھانا پڑے گا۔ رفاہ عامہ کے بیشتر دوسرے مسائل کی یہی حالت ہے۔ ہر حکومت صرف ایک حد تک اس بار کو اٹھا سکتی ہے۔ باقی بار عوام کو خود اٹھانا پڑے گا۔

دوسرے مسائل پر نظر ڈالیئے۔ ان میں بھی اسی بات کی ضرورت محسوس ہوگی۔ کہ عوام ان مسائل کو بنیادی مسئلہ سمجھیں۔ اور صرف انہیں حکومت کے فرائض سمجھ کر بے تعلق ہو کر نہ بیٹھ جائیں۔ نظم و نسق میں بدعنوانی کو لیجیئے۔ رشوت ستانی پر نظر کیجیئے۔ جن عوام میں ان کے خلاف شدید نفرت و کراہت موجود ہو۔ جب عوام میں ان کو کسی حالت میں ذاتی مفاد کے لئے اختیار نہ کرنے کا جذبہ موجود ہو۔ اسی وقت ان کا قلع قمع ہونے کی امید پیدا ہو سکتی ہے۔ رشوت سے نفرت عام ہے۔ لیکن رشوت لینے والے کی عزت اور اس کا احترام کیوں کیا جاتا ہے۔ وہ اپنے کام کو باری یا ضابطہ کے خلاف کرانے کی کیوں کوشش کی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں یہ کہا جاتا ہے۔ کہ رشوت خوروں نے ایسی حالت پیدا کر رکھی ہے۔ اور اس سے مفر آسان نہیں۔ سیاسی جماعتوں کا یہی فریضہ ہے۔ کہ وہ مشکل پسندی کا جذبہ پیدا کریں۔ یہ خرابیاں اختیار و اقتدار کے مناصب پر نیک افراد کی جگہ نیک کے آنے سے یکلخت کافور نہیں ہو جائیں گی۔ یہ صرف اسی صورت میں دور ہوں گی۔ کہ عام معاشرے میں ان کے برداشت کئے جانے کے امکانات ختم کر دیئے جائیں۔

گرانی اور ناجائز نفع اندوزی کو لیجیئے۔ حکومت کنٹرول نافذ کرتی ہے۔ اس کے نفاذ میں بعض کمزوریاں ضرور ہوتی ہیں لیکن اگر کوئی پکڑا جاتا ہے۔ تو اس کو چھڑانے کے لئے بالعموم وہی لوگ سب سے آگے ہوتے ہیں۔ جو ہر بات میں جبرت ناک سزا کا مطالبہ کرتے نہیں تھکتے ان کی تگ و دو کے آگے قانون بے بس اور سرکاری اہل کار ساجز آ جاتے ہیں۔ اخلاق عامہ کو لیجیئے اس میں کتنی پستی آگئی ہے۔ کیا اس کو چند احکام کے نفاذ یا ان احکام کی خلاف ورزی کرنے والوں کو محض سزائیں دینے سے دور کیا جا سکتا ہے۔ یہ اقدامات بھی صرف اسی صورت میں کامیاب ثابت ہو سکتے ہیں کہ جب معاشرے میں اخلاق کے پرستاروں کی اکثریت ہو۔ یہی حالت تجارت و صنعت کی ہے۔

ان مسائل کے ساتھ عام زرعی اور اقتصادی مسائل ہیں صحیح عوامی تربیت کے بغیر ان میدانوں میں کوئی قدم بھی پوری طرح کامیاب نہیں ہوگا۔ دراصل نتیجہ خیزی بھی مخصوص مزاج کی مرہون منت ہوتی ہے۔ کیا معاشرہ ہی کوئی ایسی چیز ہے۔ جس کے لئے کسی مزاج کی ضرورت نہیں؟ یہ مناسب مزاج پیدا کرنا ہی سیاسی کارکنوں، رہنماؤں اور جماعتوں کا بنیادی فریضہ اور اصل کام ہے اور جو کارکن، رہنما، اور جماعت اس سے غافل ہے۔ وہ بجائے خود ایک تہمت ہے۔ جو معاشرے کے لئے عذاب اور لعنت کی حیثیت رکھتی ہے۔

اس مرحلہ پر ہمیں فراخدلی سے یہ اعتراف کر لینا چاہیئے۔ کہ کوئی حکومت عوامی تعاون و اشتراک اور عوام میں مخصوص مزاج پیدا کئے بغیر ان مسائل سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتی گذشتہ سات سال کے تجربات و مشاہدات اس کا زندہ ثبوت اور ناقابل تردید شہادت ہیں۔ اس عرصہ میں موجودہ حزب اقتدار نے یہ کام انجام نہیں پہنچایا۔ بلکہ ایک صوبہ میں حزب اختلاف نے بھی برسر اقتدار آ کر اس کی پوری تصدیق و توثیق کر دی ہے۔ اس حقیقت کا جتنی جلدی اور جس قدر وسعت سے اعتراف کیا جائے گا مسائل کو حل کرنے کا مناسب ماحول اسی قدر جلد پیدا ہو سکے گا۔

ملک میں نئے اور صحت مند سیاسی نقشہ کے لئے حسب ذیل امور بنیادی اہمیت رکھتے ہیں:۔

(۱) وطن عزیز سے محبت و الفت کا ہمہ گیر جذبہ اس وقت بعض عناصر مشکلات کو قیام پاکستان کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ ان میں سے بعض شرارت سے ایسا کرتے ہیں۔ اور بعض جہالت یا عدم احساس سے۔ اس کے بجائے یہ جذبہ و احساس پیدا کرنا چاہیئے۔ کہ یہ مشکلات اور مصائب ہماری اپنی انفرادی اور اجتماعی کوتاہیوں خامیوں اور بے تدبیریوں کا نتیجہ ہیں۔ اور یہ ہماری انفرادی اور اجتماعی اصلاح سے دور ہو سکتے ہیں۔

(۲) مضبوط سیاسی تنظیم صحت مند جمہوریت اور عوام کی خدمت و بہبود میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے جذبہ کے لئے ایک سے زائد جماعتوں کی ضرورت ہے۔ کم از کم دو مضبوط اور ٹھوس فکر و نظر کی حامل اور ملک گیر جماعتوں کی ضرورت ہے۔ تاکہ جہاں باہمی احتساب کی ضرورت ہے پوری ہو سکے۔ وہاں متبادل قیادت بھی موجود ہو

(۳) اس وقت یاس و ناامیدی کا زہر جسد قومی کے رگ و ریشے میں سرایت کر چکا ہے۔ اب صحت افزا مرہم اور زندگی بخش دوا کی ضرورت ہے۔ یہ مقصد سنجیدہ فکر و نظر۔ انفرادی صدق و خلاص اور اجتماعی فراخدلی و رواداری سے حاصل ہو سکے گا۔

(۴) سیاست کا مطمح نظر اب صرف حصول اقتدار نہ بنایا جائے۔ بلکہ عوام کی خدمت۔ وطن عزیز کی ترقی و استحکام اور اقتدار سے بے نیاز ہو کر ان کے لئے صدق اخلاص سے جد و جہد۔

(۵) معاشرتی خدمت کے میدان کو بنیادی اہمیت دی جائے۔ دنیا کے دوسرے ممالک میں سیاسی جماعتیں خدمت خلق کو بہت زیادہ اہمیت دیتی ہیں۔ ہمارے ہاں بھی یہ خلا اب پُر کرنا چاہیئے

(۶) مسائل کے مطالعہ و تجزیہ۔ تعلیم، صحت نظم و نسق کی اصلاح۔ زراعت۔ دیہات سدھار وغیرہ مختلف امور اور مسائل کے بارے میں بعض کمشنوں اور ماہرین کی کمیٹیوں نے نہایت قیمتی رپورٹیں پیش کی ہیں۔ جو ابھی تک طاق نسیاں کی زینت بنی ہوئی ہیں سیاسی جماعتوں کو مسائل کی اہمیت و وسعت سے کما حقہٗ واقفیت حاصل کرنے کے لئے اس سے پورا استفادہ کرنا چاہیئے۔

(نوائے وقت ۹ اگست ۱۹۵۷ء)

عالمی یوتھ کانفرنس کا اجلاس
پاکستانی نمائندے بھی شامل ہیں

ہانگ کانگ ۱۱ راگست پیکنگ ریڈیو کے نشریہ کے مطابق عالمی یوتھ کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں ۷۰ ممالک کے ۷۰۰ نمائندہ طلبہ نے شرکت کی — نوآبادیاتی ممالک کی موجودہ حالت غیر ترقی یافتہ ممالک اور دوسرے عالمی مسائل پر گفت و شنید کی گئی۔

نمائندوں میں پاکستان۔ بھارت۔ برطانیہ، الجیریا۔ جرمنی۔ بلجیم۔ برازیل۔ کینیڈا۔ کوریا۔ ڈنمارک سپین۔ امریکہ۔ فرانس۔ اٹلی۔ روس۔ ویت نام۔ اور جنوبی افریقہ کے نمائندے بھی شامل ہیں۔

میجر جنرل رضا کنٹن روانہ ہو گئے

ہانگ کانگ ۱۱ راگست معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستانی سفیر متعینہ چین میجر جنرل محمد رضا اپنی اہلیہ اور بیٹی کے ہمراہ ۵ راگست کو ہانگ کانگ پہنچے۔ آپ آج بذریعہ ٹرین کانٹن روانہ ہو گئے ہیں۔

کشتی الٹ جانے سے ۳۰ آدمی ہلاک

اندور ۱۱ راگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ دریائے نربدا میں ایک کشتی کے الٹ جانے سے ۳۰ اشخاص ڈوب کر ہلاک ہو گئے ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ کشتی میں ۴۲ اشخاص سوار تھے۔ جن میں سے ۱۲ نے تیر کر اپنی جانیں بچائیں۔

جاپان کی خارجہ پالیسی

ٹوکیو ۱۱ راگست۔ جاپان کی لبرل پارٹی نے اعلان کیا ہے کہ وہ اپنی خارجہ پالیسی میں مناسب ترمیم کرے گی۔ اور اسے برطانوی خارجہ پالیسی کی سطح پر لائے گی۔

غیر کمیونسٹ ملکوں کی کانفرنس

واشنگٹن ۱۱ راگست۔ امریکی سینیٹ اور کانگریس کی غیر ملکی امداد کی کمیٹی نے صدر آئزن ہاور سے اپیل کی ہے۔ کہ غیر کمیونسٹ ملکوں کی ایک کانفرنس بلائی جائے۔ جس میں اس امر کا فیصلہ کیا جائے کہ یہ ممالک کمیونسٹ ملکوں سے سفارتی تجارتی تعلقات ختم کر دیں گے

امریکی کانگریس نے آج ایک بل منظور کیا ہے جس کی رو سے امریکی حکومت کو یہ اختیارات دیئے گئے ہیں کہ وہ اپنے دوست ممالک کو بعض ایٹمی راز بتا سکتی ہے۔

رباط میں بہت سے عرب باشندے گرفتار کر لئے گئے
عید سے متعلق سرکاری تقریبات کا بائیکاٹ اور ہڑتال

رباط ۱۰ راگست۔ رباط کی بندرگاہ کے علاقہ میں کل اور آج مراکش کی استقلال پارٹی نے جو مظاہرے کئے تھے۔ ان میں پولیس اور فوج کی گولیوں سے گیارہ مراکشی ہلاک اور چالیس کے قریب زخمی ہوئے مظاہرین نے بے شمار یورپینوں کی دکانیں لوٹ لیں۔ کئی جگہوں پر آگ لگا دی۔ اور قتل و غارت کی بھی چند وارداتیں ہوئیں — آج پانچ سو فرانسیسی سپاہیوں اور دو موٹر سوار کمپنیوں نے شہر کا گشت کیا اور عرب محلوں کی تلاشی لے کر بہت سے عربوں کو گرفتار کر لیا۔

سلطان مراکش نے آج اپنے حامی بربری قبائل کے ساتھ نماز عید ادا کی۔ اور اس کے بعد ایک دنبہ ذبح کیا۔

مراکش کی استقلال پارٹی کے اعلان کے مطابق آج عام ہڑتال منائی گئی۔ اور سرکاری تقریبات کا بائیکاٹ کیا گیا۔

استقلال پارٹی نے اعلان کیا ہے کہ جب تک معزول سلطان سیدی محمد بن یوسف کو واپس نہیں لایا جائے گا۔ مظاہرے اور ہڑتالیں جاری رہیں گی۔

طلباء کے لئے وفد کا عزم بھارت

سنگاپور ۱۱ راگست معلوم ہوا ہے۔ کہ اگست کے آخری ہفتہ میں طلباء کا ایک خیر سگالی وفد بھارت جا رہا ہے۔ اپنے دو ہفتہ کے قیام کے دوران میں یہ وفد بھارت کے مختلف کالجوں کے طلباء سے ملاقات کریگا۔ اور مباحثوں میں حصہ لے گا۔

سلطان سعود کو عید کی مبارکباد

جدہ ۱۱ راگست۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد اور وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے سلطان سعود سے ملاقات کی اور عید کی مبارکباد پیش کی۔ وزیر اعظم اور گورنر جنرل نے سارا دن عرفات میں گذارا

لندن سے پاکستانی نمائندوں کا نشریہ

لندن ۱۱ راگست۔ جمعرات کو ریڈیو پروگرام میں چار پاکستانی نمائندوں کے روبرو مغربی انگلستان کے ریڈیو پروگرام میں چند ایک سوالات پیش کئے جائیں گے۔ اور ان کے جوابات کو ریڈیو کے ذریعہ نشر کیا جائے گا — ان نمائندوں میں آل پاکستان ویمن ایسوسی ایشن کی لندن شاخ کی سیکرٹری بیگم ارشاد۔ لندن میں پاکستان کی کرکٹ ٹیم کے کپتان مسٹر حفیظ کاردار ڈان کراچی کے نمائندہ مسٹر ... احمد اور ایک مصنف اور وکیل مسٹر اعجاز حسین شامل ہیں

روس، کسی تنظیم میں ایران کی شمولیت کو برداشت نہیں کریگا
ایران کو روسی اخبار پراودا کا انتباہ

لندن ۱۱ راگست۔ روس کے سرکاری اخبار "پراودا" نے لکھا ہے کہ ایران روس کے ساتھ ۱۹۲۷ کے عدم جارحیت اور دوستی کے معاہدہ سے پہلو تہی کرتے ہوئے اب مکمل طور پر مشرق وسطیٰ کی جارحانہ سکیم میں شمولیت اختیار کر رہا ہے — اخبار نے الزام عائد کیا ہے کہ اس معاہدہ کے سبب پاک ترکی دوستی کے معاہدہ نے جگہ صاف کر دی ہے اور ایران کا یہ اقدام ۱۹۲۷ کے روسی اور ایرانی معاہدہ کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔

اخبار نے اپنے الزام کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ایران کی طرف سے کسی بھی ایسی تنظیم میں شمولیت کو براہ راست روس کی مخالفت تصور کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ یہ اقدام ایران کے عوام کی ان خواہشات کے بھی منافی ہے۔ جن کی روسی عوام کے ساتھ دیرینہ دوستی ضرب المثل بن چکی ہے

نو اشخاص زندہ دفن ہو گئے

الموڑہ ۔ ۱۱ راگست معلوم ہوا ہے کہ ضلع الموڑہ کے ایک گاؤں میں زمین کے دھنس جانے سے ۹ دیہاتی زندہ دفن ہو گئے۔

پنڈت نہرو کی طرف سے شدھی کی تحریک کی مذمت

نئی دہلی ۱۱ راگست۔ پنڈت نہرو نے آل انڈیا کانگرس کے صدر کی حیثیت سے شدھی کی تحریک کی مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ تحریک جو ان کے علم میں لائی گئی ہے۔ بہت حد تک سیاسی نوعیت کی ہے۔ اور اس کا مذہبی تحریک کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

بھارت کے مختلف شہروں کی کانگریس کمیٹیوں کے صدروں کے نام ایک گشتی مراسلہ میں پنڈت نہرو نے لکھا ہے کہ بھارت کے چند ایک علاقوں میں نہایت غیر ذمہ دارانہ اور جارحانہ ردعمل پایا جاتا ہے۔

زبان کے متعلق پنڈت نہرو نے اپنے خط میں کہا ہے۔ بھارت میں کسی بھی زبان کو تباہ نہ کیا جائیگا چاہے وہ کتنی مختصر اور محدود کیوں نہ ہو۔

صدر کانگریس نے فرقہ پرستی اور ذات پات کی تفریق کو ملک کے دو سب سے بڑے دشمن قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ مستقبل قریب میں ان دونوں دشمنوں کی وجہ سے ملک کافی حد تک کمزور ہو جائے گا۔

ویٹ منہ جنیوا کانفرنس کی شرائط کی پابندی کریگا

نئی دہلی ۱۱ راگست ہند چینی میں متارکہ جنگ کے نگران کمیشن کے ارکان کی کانفرنس دہلی میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں شامل ہونے والے ویٹ منہ کے وفد کے قائد نے ۔ کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ویٹ منہ جنیوا کانفرنس کی شرائط کی پابندی کرے گا۔ ہم نے جن شرائط پر دستخط کئے ہیں ہم ان شرائط پر قائم رہیں گے۔

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے۔ اسلئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلمان اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے پتہ جات روانہ فرمائیے پتے خوشخط ہوں۔ ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

سیلاب زدگان کی امداد کے لئے امریکہ کی ریڈ کراس سوسائٹی ۵۰ ہزار پونڈ دیگی

ستر ہزار ٹن چاول سیلاب زدگان میں مفت تقسیم کیا جائیگا

ڈھاکہ ۱۱ اگست: سعودی حکومت نے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے مشرقی بنگال کی حکومت کو کپڑے اور ادویات کے علاوہ ۷۰ ہزار ٹن چاول دیا ہے۔ یہ تمام چیزیں سیلاب زدگان میں مفت تقسیم کی جائیں گی۔ اگرچہ بعض مقامات میں پانی اب اتر رہا ہے۔ لیکن ڈھاکہ اور تپرہ میں پانی بدستور چڑھا ہوا ہے۔ سلہٹ، چاٹگام اور ڈھاکہ کے درمیان ریلوں کی آمدورفت کا سلسلہ ابھی تک معطل ہے۔ اوپر شہر یا کسے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ امریکہ کی ریڈ کراس سوسائٹی نے مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے پچاس ہزار پونڈ کی رقم منظور کی ہے۔

یوم استقلال کے موقعہ پر قیدیوں کی رہائی

لاہور ۱۱ اگست: حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ یوم استقلال پاکستان کے سلسلے میں ان قیدیوں کو جن کی قید کی میعاد ۱۴ اگست ۱۹۵۴ء کو ایک ماہ یا اس سے کم باقی رہ گئی ہو معافی دیکر رہا کر دیا جائے۔ یہ حکم معافی کے تحت نہ آنے والے قیدیوں پر جاری نہیں ہوگا۔

بھارت نے سرحدات پر غیر ملکی مبصرین کے تقرر کی پرتگیزی تجویز مان لی

نئی دہلی ۱۱ اگست: پرتگال نے پرتگیزی مقبوضات اور بھارتی سرحدات اور ارد گرد کے علاقوں میں غیر جانبدار غیر ملکی مبصر مقرر کرنے کی جو تجویز پیش کی تھی۔ اور اس سلسلہ میں بھارت کو جو یادداشت روانہ کی تھی۔ حکومت ہندوستان نے اس یادداشت کا جواب دیتے ہوئے پرتگیزی تجویز کو مان لیا ہے۔ حکومت ہندوستان نے اپنی جوابی یادداشت میں لکھا ہے۔ کہ ہندوستان امن و آشتی اور گفت و شنید سے اس مسئلہ کو حل کرنا چاہتا ہے۔ اور وہ تیار ہے۔ کہ صورت حال کا مطالعہ کر کے رپورٹ تیار کرنے کے لئے غیر ملکی مبصرین کو مقرر کیا جائے۔ بھارت نے اپنی یادداشت میں آگے چل کر لکھا ہے۔ کہ پرتگال نے بھارت سرکار اور قوم پر جو الزامات لگائے ہیں۔ بھارت ان الزامات کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے۔ اور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ پرتگال ان الزامات کو واپس لے۔ بھارتی یادداشت میں آگے چل کر لکھا ہے۔ کہ بھارت اس اصول پر عمل پیرا ہے۔ کہ ان لوگوں کی حمایت کی جائے۔ جو اپنی آزادی کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ بھارتی حکومت اس تجویز کے ماتحت پرتگیزی آزادی پسندوں کی جدوجہد آزادی سے بے خبر نہیں رہ سکتی ہے۔ بھارتی حکومت نے اپنی یادداشت میں اس امر پر خاص طور پر زور دیا ہے کہ پرتگیزی حکومت نے اپنی یادداشت میں جو تجاویز لکھی ہیں۔ وہ بھارت کے لئے ناقابل ہیں۔ بھارت ان تجاویز کو کسی صورت میں ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اس یادداشت میں بھارتی حکومت نے مزید کہا ہے۔ کہ وہ اس امر کا یقین دلاتی ہے۔ کہ پرتگیزی مقبوضات میں گڑبڑ وغیرہ سے بھارت سرکار الگ تھلگ رہے گی۔ اور کوشش کریگی۔ کہ کوئی ایسی کاروائی نہ ہو۔ کہ جو وجہ اشتعال بن جائے۔

کہ گوا میں بارہ ہزار کے جیٹ طیارے ہر ہنگامی حالت کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار کھڑے ہیں۔

وزیر اعظم پرتگال نے ریڈیو پر ایک تقریر نشر کرتے ہوئے بھارت کے رویہ پر شدید نکتہ چینی کی اور کہا۔ بھارت نے اس وقت پرتگیزی بستیوں کے متعلق جو رویہ اختیار کیا ہے۔ وہ انتہائی اشتعال انگیز ہے۔ اس کا نتیجہ یقینی طور پر ایک ہولناک جنگ کی صورت میں ظاہر ہو سکتا ہے۔ پرتگال کوئی ایسی کاروائی نہیں کرنا چاہتا جس سے امن و سلامتی کے لئے خطرہ پیدا ہو جائے۔ پرتگال اپنے حق سے دستبردار ہونے کے لئے تیار نہیں۔

ایک اطلاع منظر ہے۔ کہ گوا سے من ریلوے کی پرتگیزی بستیوں سے ان بھارتیوں کو چوبیس گھنٹے کے اندر اندر نکل جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ جن کے پاس پرمٹ نہیں ہیں۔ اس حکم کا اثر کم از کم ساٹھ ہزار ہندوستانیوں پر پڑیگا۔

یونیس ٹرسٹ آف انڈیا نے اطلاع دی ہے۔

مشرقی بنگال کا تباہ کن سیلاب اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست

مبلغ سلسلہ مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب فاضل کا مکتوب!

ڈھاکہ ۱۰ اگست: (بذریعہ ڈاک) مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ نے اپنے ایک حالیہ مکتوب میں مشرقی بنگال کے سیلاب کا ذکر کرتے ہوئے تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست کی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ تمام سیلاب زدگان کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ اور خصوصاً احباب جماعت کو اس موقعہ پر صحیح رنگ میں ریلیف کا کام کرنے کی توفیق دے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

اخبارات کے ذریعہ سے احباب کو معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ مشرقی پاکستان میں اس قدر تباہ کن سیلاب آیا ہے۔ کہ گذشتہ پچاس سال میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ لاکھوں بندگان خدا درختوں اور سڑکوں پر گذارہ کر رہے ہیں۔ بعض مقامات پر تو پانی مکانات کے اوپر سے گذر گیا ہے۔ ڈھاکہ شہر جو کہ صوبہ کا صدر مقام ہے۔ تقریباً سارے صوبہ سے کٹ چکا ہے۔ شہر کے بارونق بازاروں اور محلوں میں دو دو فٹ پانی ہے۔ اور برابر بڑھ رہا ہے۔ گورنمنٹ نے ریلیف کا کام شروع کر دیا ہے۔

کل انجمن احمدیہ ڈھاکہ کے زیر اہتمام ایک کمیٹی بنائی گئی۔ تاکہ وہ حسب استطاعت ریلیف کا کام کرے۔ چنانچہ کل ان کی ایک وفد جس میں مولوی مصطفیٰ صاحب سلیمان صاحب۔ مولوی اجمل صاحب شاہد مبلغ مسٹر سوہیل صاحب طالب علم میڈیکل کالج ڈھاکہ اور خاکسار تھے۔ نارائن گنج کا دورہ کیا۔ اور کشتی کے ذریعہ احمدی دوستوں کے گھروں تک پہنچنے کی کوشش کی۔ گھروں میں بعض جگہ پر پانچ پانچ فٹ پانی بھر رہا ہے۔ لیکن باوجود ان مصائب کے دوستوں کو باہمت اور صابر پایا۔ انہوں نے خواہش کی ہے۔ کہ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس ابتلاء کو جلد سے جلد دور فرمائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ احباب جماعت تک ہم ہر ممکن طریق سے پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ احباب سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ وہ دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ دوستوں کو صحیح رنگ میں کام کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

مسٹر نصیر احمد فنانشل کمشنر بحالیات و نو آبادیات مقرر کر دیئے گئے

لاہور ۱۱ اگست: حکومت پاکستان نے مسٹر نصیر احمد سی۔ ایس۔ پی کی خدمات حکومت پنجاب کے حوالے کر دی ہیں۔ مسٹر نصیر احمد سی ایس پی کو حافظ عبدالمجید سی۔ ایس پی کی جگہ عارضی طور پر فنانشل کمشنر بحالیات و نو آبادیات مقرر کیا گیا ہے۔ موخر الذکر رخصت پر گئے ہیں۔

مسٹر اے۔ ایم خان بخاری سی ایس پی کمشنر لاہور ڈویژن کو ان کے اپنے فرائض کے علاوہ ۱۷ اگست ۱۹۵۴ء بعد دوپہر سے مسٹر ایس آئی حق سی۔ ایس۔ پی کی جگہ کمشنر فوڈ سیکرٹری حکومت پنجاب فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے عہدہ پر فائز کیا گیا ہے۔ موخر الذکر دو ماہ کے لئے امریکہ اور برطانیہ کے معلوماتی دورہ پر تشریف لے جا رہے ہیں۔ اس عرصہ میں ان کے سفر کے ایام شامل نہیں ہونگے۔

بیگم سلمیٰ تصدق حسین کامیاب ہو گئیں

لاہور ۱۱ اگست: پنجاب اسمبلی کے لئے اندرون لاہور کی خواتین کے حلقہ سے مسلم لیگ کی امیدوار بیگم سلمیٰ تصدق حسین کی کامیابی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ انہیں ۶۵۲۰ ووٹ ملے۔ ان کی حریف بیگم میمونہ شیخ نے ۴۰۳۶ ووٹ حاصل کئے۔

جاپان کی اقتصادی بحالی کی تدابیر

واشنگٹن ۱۱ اگست: برطانیہ اور امریکہ جاپان کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے اگلے ماہ کے شروع میں واشنگٹن میں ایک کانفرنس منعقد کریں گے۔ خیال ہے۔ کہ امریکہ یہ تجویز پیش کریگا کہ جاپان کچھ تجارتی منڈیاں امریکہ کو دیدے۔ اس کے بدلے امریکہ جاپان کے برآمدی تاجروں کو اپنا سامان امریکی منڈیوں میں بھیجنے کی اجازت دے دیگا۔

لاہور کا موسم

لاہور ۱۱ اگست: آج لاہور کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۰۱.۵ اور کم سے کم ۸۳.۴ رہا۔ محکمہ موسمیات کی اطلاع کے مطابق اگلے چوبیس گھنٹوں میں موسم جزوی طور پر ابر آلود رہیگا۔ دن کے درجہ حرارت میں معمولی سی کمی ہو جائیگی کل طلوع آفتاب ۵ بجکر ۳۱ منٹ پر اور غروب آفتاب ۷ بجکر ۵۳ منٹ پر ہوگا۔